Oriental College Magazine, Century Number, Vol.100, No. 02-04,
Serial No. 376-378, 2025

اورینٹل کالج، شعبہ فارسی کے اساتذہ ۱۸۷۲ء تا حال

اقراء سلیم
پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر (فارسی)
اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

Oriental College, Teachers of Persian Department 1872A.D till Date

Iqra Saleem
PhD Research Scholar (Persian)
Oriental College, University of the Punjab, Lahore

Abstract

Oriental College is an institute of Oriental Studies affiliated to Jamia Punjab. It is also known as University of the Punjab, Old Campus or Allama Iqbal Campus. This institution provides education in different languages, one of which is Persian, traying to promote and publish Persian language, research and compilation in Persian and to give awareness about cultural and linguistic heritage. The teachers who are his soul, their services cannot be ignored. These luminaries of the Persian have played and are playing an important role in the development of Oriental Sciences and arts and the encouragement of the cultural language of Persian. The department of Persian has produced many academic and literary figures. Oriental College is one of the best institutes in terms of research and teachings. Its graduates are serving in various fields, domestically and aboard.

Keywords:
Oriental College, Persian, Linguistic heritage, Literature, Punjab University

اورینٹل کالج کو قائم ہوئے ڈیڑھ صدی سے زیادہ عرصہ ہوچکا ہے۔اس طویل مدت میں بہت سے روشن چراغوں نے اورینٹل کالج کی علمی و ادبی، تحقیقی، سماجی و معاشرتی اور تاریخی ترقی میں کارہائے نمایاں سر انجام دیئے جن میں شعبہ فارسی کے اساتذہ کرام جنھوں نے اپنے اپنے وقت پر اورینٹل کالج کی آبیاری میں حصہ لیا ان کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔اس آرٹیکل سے ان اساتذہ کو پڑھ کر قارئین فیض یاب ہوسکتے ہیں۔

مولوی عبدالحکیم کلانوری (صدر و مدرس فارسی و ناظم شعبہ تالیف و تصنیف، مدت: جولائی ۱۸۷۲۔۱۹۱۶ء)

مولوی عبدالحکیم کلانوری ادبیات فارسی کے فاضل مدرس ۱۸۷۱ء میں اورینٹل سکول سے انٹرنس اور منشی عالم کا امتحان پاس کیا۔ منشی عالم کے امتحان میں اول آئے ۱۸۷۲ء میں اورینٹل کالج سے مولوی عالم کے امتحانات پاس کیے اور اسی سال کالج میں فارسی کے استاد مقرر ہوئے اور اسی منصب پر سبکدوشی تک رہے۔۱۹۰۳ء میں شمس العلماء کا خطاب ملا۔ ان کی تصنیفات عربی،اردو،فارسی پر ہیں: مبہات القرآن، کنزالادب، قواعد فارسی، رسالہ صنائع بدائع، ھدایت الاملا، تاریخ معجم (فارسی تاریخ)، انتخاب درہ نادرہ (تاریخ)۔انتخاب ناسخ التواریخ، جلا القلوب، تفسیر المبہمات (علم تفسیر)، شرح قصیدہ لامیہ۔(۱)

مولوی محمد الدین (ایم۔او۔ایل، مدرس فارسی، مدت: اگست، ۱۸۷۳۔۱۸۹۷ء)

مولوی محمد الدین ۳ جمادی الاول (۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۱ء) کو لاہور میں پیدا ہوئے۔حفظ قرآن کے بعد ۱۹ سال کی عمر میں فارسی، عربی اور طب کی تعلیم پائی۔۱۸۷۳ء میں اورینٹل کالج میں معلم مقرر ہوئے۔ گورنمنٹ کالج میں ایف۔اے اور بی۔اے کی جماعتوں کو بھی عربی اور فارسی پڑھاتے تھے۔شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کے استاد بھی رہے۔۱۸۸۳ء میں ایم۔او۔ایل کا امتحان بھی پاس کیا۔۲۵ سال کی ملازمت کے بعد مولوی محمد دین ۲۶ نومبر ۱۸۹۸ء کو وصال فرماگئے۔فارسی اور اردو میں ان کی تصانیف درج ذیل ہیں: روضتہ الادباء (عرب شعر و ادبا و علما کے حالات)، غایۃ الارف فی تاریخ العرب (اردو)، قلائد الذھب فی فوائد الادب (عربی)، حل لغات الف لیلہ (فارسی)، مخزن الفوائد (فارسی قواعد)، میزان الاخلاق۔(۲)

مولوی محمد الدین مختار (مدرس فارسی، ۱۸۸۷-۱۹۲۲ء)۔

فروری ۱۸۸۷ء میں اورینٹل کالج میں صیغہ سکول کے مدرس مقرر ہوئے۔مولوی محمد الدین کے بعد کالج میں فارسی کے دوسرے استاد بھی رہے۔ان کی تنخواہ اس وقت ۴۰ روپے ماہوار تھی۔ صدر و مدرس فارسی اور (ہیڈ منشی) مقرر ہوکر مستقل ہوگئے۔ خلاصہ اخلاق ناصری و خلاصہ مخزن الفوائد، رسالہ صنائع

Iqra Saleem

بدائع، شرح قصاید خاقانی، تحفتہ الاحرار جامی واخلاق ناصری ومخزن الاسرار، رفیقی نامہ، روضتہ الابرار، مختصر تاریخ کشمیر ان کی معروف کتابیں ہیں۔(۳)

ڈاکٹر محمد اقبال(پروفیسر فارسی، مدت ملازمت ۱۹۲۳-۱۹۴۸ء)

۱۹، اکتوبر ۱۸۹۴ء کو جالندھر میں پیدا ہوئے۔ان کے جدامجد مولوی غلام قادر فارسی کے استاد تھے جبکہ والد تحصیل دار تھے۔ڈاکٹر صاحب اکبرالہ آبادی کے بہت معتقد تھے۔ عبرانی، سریانی، جرمن اور فرانسیسی زبان سیکھی۔ کیمرج یونیورسٹی سے پی، ایچ،ڈی کرنے کے بعد پاکستان واپس آئے تو اورئینٹل کالج میں فارسی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ڈاکٹر لکشمن سروپ کی وفات کے بعد اکتوبر ۱۹۴۶ء اورئینٹل کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے دوبرس تک پرنسپل رہنے کے بعد ۲۱ مئی ۱۹۴۸ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ ان کے علمی سرمائے میں راحتہ الصدور(مرتبہ)، تاریخ وصاف، اخبار الدولۃ، السلجوقیہ(مرتبہ)، ایران بعہد ساسانیان اور بہت سے مقالات جو اورئینٹل کالج میں شائع ہوئے، شامل ہیں۔(۴)

سید اولاد حسین شاداں بلگرامی(صدر ومدرس فارسی، ۱۹۲۳-۱۹۳۸ء)

۱۸۶۹ء میں آرہ میں پیدا ہونے والے یہ بزرگ استاد جن کا سلسلہ نسب ۳۳ واسطوں سے حضرت امام علی نقی کے فرزند جعفر تواب سے ملتاہے۔ آباؤ اجداد عرب سے آکر بخارا میں مقیم ہوئے۔ ستمبر ۱۹۲۳ء میں اورینٹل کالج، لاہور میں فارسی کے صدر ومدرس(ہیڈ منشی) مقرر ہوئے۔پندرہ سال تک وہ اس منصب کی خدمات سرانجام دینے کے بعد ستمبر، ۱۹۳۸ء میں رخصت سبکدوشی پر رام پور چلے گئے اور چند سال وہیں جبڑے کے سرطان میں مبتلا رہ کر وفات پائی۔ان کی معروف کتابیں شرح درہ نادرہ مع تصحیح متن، شرح مرد خیس معہ ترجمہ ومقدمہ وفرہنگ، فرہنگ حاجی بابا معہ سوانح عمری، خلاصہ درہ نادرہ، بہارالعروض، تشریح المعانی، حواشی وخلاصہ تاریخ وصاف، حواشی دفتر ابوالفضل، حواشی سیاست نامہ ابراہیم بیگ۔(۵)

ڈاکٹر محمد باقر(مدت ملازمت:۱۹۴۰۔۱۹۵۰ء)

۳، اپریل ۱۹۱۰ء کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم گوجرانوالہ، گجرات، بہاولپور میں حاصل کی۔۱۹۳۳ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے فارسی کا امتحان پاس کیا۔۱۹۳۹ء میں لندن یونیورسٹی سے پی، ایچ،ڈی کی ڈگری حاصل کی۔۱۹۴۰ء میں اورینٹل کالج میں فارسی کے تدریسی اور صدارتی فرائض سنبھالے۔تصانیف و تالیفات:لاہور، ماضی اور حال(انگریزی)، تاریخ ممتاز(اردو)، تاریخ ساسانیان، مقبرہ زیب النساء(انگریزی)، کلیات جویای تبریزی، مدارالافاضل، تاریخ کوہ نور(فارسی و انگریزی)،

پنجابی قصے فارسی میں(فارسی و اردو)،تذکرہ شعرای پنجاب،لندن سے خطوط(افسانے)،خدا کی لاٹھی (افسانے)،لندنی دوست کے نام(افسانے)،عبرت نامہ(فارسی و انگریزی)،جوھر اخلاق،سپاہی عالم انگریزی(اسماعیل شہید)۔(۶)

سید وزیر الحسن عابدی(فروری،۱۹۵۱ء تا دسمبر ۱۹۷۳ء)

فارسی زبان وادب کے مشہور استاد وزیر الحسن عابدی یکم اگست ۱۹۱۳ء کو بجنور میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم یہیں سے حاصل کی۔۱۹۴۴۔۱۹۴۵ء میں دہلی یونیورسٹی سے ایم۔اے فارسی کی سند لی۔ انھوں نے نہ صرف فارسی ادبیات بلکہ الہیات، تاریخ، فلسفہ، نفسیات، جمالیات، منطق، فقہ و حدیث کے بھی عالم تھے۔ تھران میں تھے، وائس چانسلر(رحمن صاحب) کی دعوت پر اورینٹل کالج میں استاد مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۴ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ کچھ عرصہ شعبہ تاریخ و ادبیات مسلمانان ہند سے وابستہ رہے اور جون ۱۹۷۹ء کو انتقال کر گئے۔بہت افسوس سے لکھنا پڑھ رہا ہے ان کا بہت سا تحقیقی کام اب بھی غیر مطبوعہ ہے، جو ناساز گار معاشی حالات کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکا۔ان کی تصانیف میں غالب کے چند متن تصحیح کے بعد ۱۹۶۹ء، دیوان ملک الشعراء، ابوالفیض فیضی(مرتبہ)،کلیات امیر خسرو دہلوی (نظر ثانی)،ماخذ مولوی اور افکار اقبال، فہرست نسخہ خطی کتاب خانہ حافظ محمود شیرانی، انتخاب دبستان عجم (دو جلدوں میں)، دستور زبان فارسی(۷)۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالشکور احسن۔(ستمبر ۱۹۵۱ء-جنوری ۱۹۷۵ء،ڈین دسمبر ۱۹۷۳ء-جنوری ۱۹۷۴ء، پروفیسر ایمریطس ۱۹۷۷ء)

۱۹۵۱ء میں یونیورسٹی اورینٹل کالج کے شعبہ فارسی میں بطور لیکچرر تعینات ہوئے۔ ڈاکٹر عبدالشکور قیام پاکستان کے بعد ابتدائی مشکلات میں تدریسی فرائض سرانجام دینے والے اساتذہ میں سے ہیں۔ ۱۹۷۱ء میں انھوں نے صدر شعبہ فارسی کے فرائض سنبھالے۔ڈین کلیہ علوم اسلامیہ والسنہ شرقیہ بھی رہے۔فارسی بورڈ آف سٹڈیز کے کنوینر اور ادارہ تالیف و ترجمہ کمیٹی کے رکن بھی رہے۔ ۱۹۷۰ء میں غالب سیمپوزیم کے انعقاد میں ان کا بڑا کردار رہے۔تقریبا ۲۵ سالہ ملازمت کے بعد ۱۹۷۵ء میں سبکدوش ہوئے۔ان کی علمی و ادبی خدمات کے پیش نظر ۱۹۷۷ء میں انھیں پروفیسر ایمریطس بنا دیا گیا۔ ان کی بہت سے دیگر علمی و ادبی خدمات یہاں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔تقریبا نصف صدی تک قابل ستائش خدمات سر انجام دینے والے ہر دل عزیز استاد جن کی اردو، فارسی، انگریزی تصنیف بے شمار ہیں۔جن میں سے چند اردو فارسی تصانیف درج ذیل ہیں: ترتیب و تدوین "مہر نیمروز" از میرزا غالب، ترتیب و تدوین "دستنبو"، تالیف قند فارسی، گنج دانش، اقبال کی فارسی شاعری کا تنقیدی جائزہ، غالب ذاتی تاثرات کے آئینے میں وغیرہ۔(۸)

ڈاکٹر سید محمد اکرام۔(ایم۔اے فارسی، پنجاب یونیورسٹی، پی ایچ ڈی، تہران ۱۹۶۴-۱۹۹۲ء، صدر شعبہ فارسی ۱۹۶۷ء-۱۹۸۱ء تا ۱۹۹۲ء، پرنسپل، ۱۹۸۵ء-۱۹۹۲ء، ڈین ۱۹۸۵ء-۱۹۹۲ء)

۶ دسمبر ۱۹۳۲ء کو ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہونے والے یہ عظیم استاد ۱۹۶۴ء میں شعبہ فارسی میں استاد مقرر ہوئے اور ۱۹۹۲ء میں اس عظیم پیشے کو خیر آباد کہا۔ یہ نہ صرف ایک بڑے استاد تھے بلکہ فارسی زبان کے قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ پاکستان، تہران سے ان کی کئی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ شعبہ اقبالیات کا آغاز ان کی زیر نگرانی ہوا اور دائرہ معارف اقبال جو کہ (۳) جلدوں پر مشتمل ہے انہی کی زیر نگرانی بارہ سال کی انتھک محنت کے بعد چھپا۔ نامور محقق، نقاد، ممتاز شاعر، مایہ ناز استاد بالاخر (۲۰، اگست ۲۰۲۲ء) میں دنیا فانی سے رخصت ہو گئے۔ ان کی معروف کتاب "اقبال در راہ مولوی" بہ زبان فارسی ایران میں بہت مقبول ہوئی۔ دیگر کتابیں فارسی در پاکستان (ترتیب و تدوین)، داد سخن، سراج منیر، تنبیہ الغافلین، اقبال اور ملی تشخص، اقبال و جہان فارسی، آثارالاولیاء، فارسی کے شعری مجموعے: سفینہ سخن، پروانی پندار، سکہ عشق، محراب محبت۔(۹)

ڈاکٹر محمد بشیر حسین (ایم۔اے فارسی، ایم۔اے اردو، پنجاب یونیورسٹی، پی ایچ، ڈی تہران)۔

انتہائی شفیق استاد جو یکم جنوری ۱۹۳۱ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک گاؤں چک نمبر (۳۲۲ گ۔ب) میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۸ء میں ایم۔اے، فارسی درجہ دوم میں کرنے کے ایم۔اے اردو ۱۹۵۹ء میں کیا۔ ۱۹۶۳ء میں ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے گورنمنٹ شیخوپورہ، کالج میں استاد ہوئے۔ ۱۹۶۶ء میں اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، شعبہ فارسی میں لیکچرر تعینات ہوئے۔ ۱۹۸۲ء میں پروفیسر فارسی اور انچارج مسند ہجویری رہے۔ ان کے چالیس سے زائد تحقیقی مضامین مختلف رسائل و جرائد میں ملتے ہیں۔ کینسر کے باعث ۱۹۸۳ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔(۱۰) ان کی کتابوں میں فہرست افعال فارسی، اسرار صمدی، انشائی ماہرو، رقعات حکیم ابو الفتح گیلانی، فہرست مخطوطات شیرانی، فارسی کا ایرانی تلفظ آداب الطالبین، مقالات استادان اور بہت سی دیگر کتابیں شامل ہیں۔(۱۱)

ڈاکٹر آفتاب اصغر (مدت ملازمت: ۱۹۷۲-۲۰۰۰ء، ۱۹۷۸ء-۱۹۸۰ء / ۱۹۹۶ء-۲۰۰۰ء)

ڈاکٹر آفتاب اصغر یکم مارچ ۱۹۴۰ء کو گجرات شہر میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۳ء میں ایم۔اے فارسی اور ۱۹۶۴ء میں ایم۔اے اردو پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ ۱۹۶۵ء میں گورنمنٹ کالج میاں والی میں فارسی

لیکچرر رہوئے۔ ۱۹۷۲ء میں اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی میں استاد مقرر ہوئے۔ لاہور، کراچی، ملتان فارسی بورڈ آف سٹڈیز کے ممبر رہے۔ مختلف ملکی و بین الاقوامی، علمی و ادبی کانفرسوں، سیمیناروں میں خیر سگالی دورے کرتے رہے اور ایوارڈ بھی حاصل کیے۔ ڈاکٹر صاحب بہت اچھے مترجم، ماہر مضمون، محقق، قابل ستائش استاد تھے۔ انتہائی حساس، شفیق محبت سے گوندھے ہوئے انسان اور ہر دل عزیز استاد تھے۔ دوسروں کے درد رکھنے والے یہ بزرگ استاد ۲۰۱۵ء میں اپنے رب سے جا ملے۔ ان کی کتابوں میں لمعات، تاریخ مبارک شاہی، منظرہ مرگ از خواجہ محمد اسلام، ہشت گفتار درباره مثنوی معنوی، قانونی اساسی، تاریخ نویسی فارسی در ہند و پاکستان، خطبہ ہای نماز جمعہ، ارمغان کشمیر، کتاب جدید فارسی (۵ جلدیں)، تفہیم القرآن، برصغیر کے قدیم ترین اسلامی کتب خانوں کا پس منظر اور پیش نظر، جدید فارسی شاعری۔ (۱۲)

ڈاکٹر نسرین اختر (مدت تدریس: ستمبر ۱۹۷۴ء تا اکتوبر ۲۰۰۱ء، صدر شعبہ فارسی ۲۰۰۰۔۲۰۰۱ء، پرنسپل، ۲۰۰۱ء مئی تا اکتوبر ۲۰۰۱ء)۔

یکم نومبر ۱۹۴۱ء میں گجرانوالہ کی مضافاتی بستی کھوکھر میں پیدا ہوئیں۔ ۱۹۶۶ء میں ایم۔اے فارسی، ۱۹۷۰ء میں تہران یونیورسٹی سے ایم۔فل اور ۱۹۷۳ء میں پی،ایچ،ڈی فارسی کی ڈگری لی۔ ۱۹۷۴ء کو شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی میں لیکچرر ہوئیں اور یہ اس ادارے کی تاریخ میں پہلی خاتون لیکچرر اور پہلی پرنسپل تھیں۔ ۲۰۰۱ء میں ریٹائرڈ ہوئیں۔ پنجاب یونیورسٹی سینٹ، اکیڈمک کونسل، فارسی بورڈ آف سٹڈیز، اکادمی ادبیات پاکستان، ریسرچ کونسل آف پاکستان کی ممبر رہیں۔ ان کی تصانیف میں اقبال اور وجودزن، مومن اور اس کی شاعری، قومی زبان کی اہم دستاویزات، محسن انسانیت (کتابچہ)، ہم نے پاکستان کیوں بنایا، مجلہ ہمایوں کی نثری نگارشات کا اشاریہ، رموز زبان فارسی، دیوان خلیق، مثنوی جذب رسا، مثنوی فتح گجرات از فیضی شامل ہیں۔ (۱۳)

شیخ نوازش علی۔ (مدت ملازمت: ۱۹۸۸۔۱۹۹۶ء)

مرحوم شیخ نوازش علی ۵ جنوری ۱۹۴۸ء میں لاہور میں کوچہ پیر گیلان میں پیدا ہوئے۔ ایف۔سی کالج اور سول لائنز کالج سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اورئینٹل کالج سے ایم۔اے فارسی کیا۔ ۱۹۸۸ء میں اورئینٹل کالج میں استاد مقرر ہوئے۔ اورئینٹل کالج سے ہی پی،ایچ،ڈی شروع کی۔ ان کا مقالہ تقریباً مکمل ہو چکا تھا مگر تقدیر نے ساتھ نہ دیا کہ لوگ انہیں ڈاکٹر پکاریں۔ ۱۹۹۶ء میں وصال ہو گیا۔ لاہور کے فردوسیہ

قبرستان میں دفن ہیں۔(۱۴)ان کی فارسی تصانیف یہ ہیں: تذکرہ شعرای کشمیر جلد اول، جاوید ان اقبال از جاوید اقبال(ترجمہ فارسی زندہ رود)ج ۳،۲،۱، غزل فارسی اقبال از میرزا محمد منور(ترجمہ فارسی)مصباح الهدایہ(ترجمہ فارسی)، تدوین منصورہ۔(۱۵)

ڈاکٹر محمد سلیم مظہر (مدت ملازمت:۱۹۸۸۔۲۰۲۱ء)

ڈاکٹر محمد سلیم مظہر فارسی زبان کے معروف محقق اور ماہر استاد ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں ڈیرہ غازی خان میں مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنی زادگاہ سے پانے کے بعد ۱۹۸۸ء اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے ایم۔اے فارسی کی ڈگری لی۔۔ ایم۔اے کرنے کے بعد اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں تدریس کا آغاز کیا۔ ۱۹۹۳ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے ایران روانہ ہوئے۔ دایرۃ المعارف بزرگ اسلامی میں بطور محقق بہت سی خدمات سرانجام دیں۔ پاکستان اور فرهنگستان سے ان کے بہت سے تحقیقی مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ وہ شعبہ فارسی کے چیئرمین اور ڈین فیکلٹی آف اورینٹل لرننگ کے بھی فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر اور سرگودھا یونیورسٹی میں وائس چانسلر بھی رہے ہیں۔ آج کل ادارہ فروغ قومی زبان اسلام آباد کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔ ان کی اردو و فارسی تصانیف میں آموزش فارسی، مصدر نامہ و لغت نامہ نویسی (باشتراک دکتر نجم الرشید، دکتر محمد صابر) شامل ہیں۔(۱۶)

ڈاکٹر غلام معین الدین نظامی۔(۱۹۹۱ ۔۲۰۲۴ء)

ڈاکٹر غلام معین الدین نظامی، صاحب زادہ خواجہ غلام نظام الدین معظمی ۲۷ دسمبر ۱۹۶۵ء کو معظم آباد، ضلع سرگودھا میں ایک مذہبی چشتی خانوادہ میں پیدا ہوئے۔ معین نظامی پاکستانی محقق، ادیب، نقاد، مترجم، ممتاز اور منفرد شاعر اور معروف مصنف، ماہر اقبالیات و رومی شناس اور مایہ ناز استاد ہیں۔ ان کا قلمی نام معین نظامی جبکہ اصل نام معین الدین نظامی ہے۔(۱۷) ابتدائی تعلیم سرگودھا سے حاصل کی۔ ۱۹۸۷ء میں شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے کی ڈگری لی۔ یہیں سے ۲۰۰۱ء میں پی، ایچ، ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۸۸۔۱۹۹۰ء) میں کلچرل کونسلیٹ ایران ایمبیسی میں ریسرچ اسسٹنٹ، مترجم و مدیر رہے۔ ۱۹۹۱ء میں اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی میں تدریسی فرائض سنبھالے اور لمز یونیورسٹی، لاہور میں بھی تدریسی فرائض میں مشغول ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ملکی و بین الاقوامی رسائل و جرائد میں بے شمار تحقیقی مقالات چھپ چکے ہیں۔ بہت سی ملکی و بین الاقوامی کانفرسوں، سیمینار، ورک شاپ میں بطور اینکر، مہمان و

میزبان شامل ہوئے۔(۱۸) بطور صدر شعبہ فارسی، صدر ہجویری چیئر، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل، چیئرمین لائبریری کمیٹی، ڈین فیکلیٹی آف اورئینٹل لرنگ اور پرنسپل کی خدمات بھی سر انجام دیں اور ریٹائرمنٹ سے ایک سال قبل ہی ۳۱ جنوری ۲۰۲۴ء کو اپنے عہدے سبکدوش ہوگئے۔ کلاسیکل اور جدید فارسی ادب، تصوف، شاعری ان کے دلچسپ موضوعات ہیں۔ ہر دل عزیز استاد جنھیں اورئینٹل کالج کی طلسماتی شخصیت کہا جاتا ہے۔ فارسی ادب کے میدان میں ان کی گراں قدر خدمات قابل تحسین ہیں۔ انھوں نے تحقیقی، علمی و ادبی، معلوماتی، تراجم، شاعری پر بے شمار کتابیں لکھیں۔ جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں: مجالس جہانگیری، معدن الدرر فی حالات حاجی شیخ عمر (ایواڈ یافتہ)، متروک، استخارہ، طلسمات، نظمیں تیرا طواف کرتی ہیں، تجسیم، چار مجموعے، نیند سے بوجھل آنکھیں، نئی ایرانی کہانیاں، معین الطریقت، ملفوظات سدیدیہ، گنج صادق، دیوان روحی، ایران میں برصغیر کے فارسی مطالعات، النبی المعظم، روشن چراغ (ترجمہ مفتاح العاشقین)، ترجمہ وصیت نامہ آیت اللہ خمینی، اقبال شناسی، سلطان عشق، سفید پرندہ وغیرہ۔(۱۹)

ڈاکٹر محمد اقبال شاہد (مدت ملازمت: ۲۰۰۴۔۲۰۱۲ء)

ڈاکٹر محمد اقبال شاہد ۲۵، اپریل ۱۹۶۳ء کو خوشاب میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۸۰ء جوہر آباد کالج سے ایف۔اے اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے گریجویشن کی۔ ۱۹۸۷ء اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے ایم۔اے فارسی کیا۔ ۱۹۸۸ء میں اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور میں تدریسی فرائض سر انجام دیے۔ ۱۹۹۸ء میں ایران سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی۔ ۲۰۰۴ء میں اورینٹل کالج میں تدریس شروع کی اور کچھ عرصے بعد جی۔سی۔ یونیورسٹی میں تدریسی فرائض سرانجام دینے چلے گئے۔ ان دونوں ریٹائرمنٹ کے بعد جی۔سی میں پروفیسر ایمریطس ہیں۔ کارنامہ عشق ان کی معروف تصنیف ہے۔(۲۰)

ڈاکٹر محمد ناصر (مدت ملازمت: ۲۰۰۱ء تا حال)

ڈاکٹر محمد ناصر ۲۷ جولائی ۱۹۷۲ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم ملتان میں مکمل کی اور ۱۹۸۹ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف۔ایس۔سی کی۔ گریجوایشن بھی یہیں سے کی۔ ایم۔اے فارسی اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے کیا۔ اعلی تعلیم کے لیے تہران گئے اور ۲۰۰۱ء میں وہاں سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی اور ۲۰۰۱ء میں ہی اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی میں تدریس کا آغاز کیا۔ ان کے بہت سے تحقیقی مقالات ملکی و بین الاقوامی رسائل و جرائد میں چھپ چکے ہیں۔ ان دونوں مکمل پروفیسر ہیں

اور صدر شعبہ فارسی کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ سینڈیکیٹ کے ممبر بھی ہیں۔ ان کی تصانیف میں اقبال شناسی(۴،۳،۲،۱)، تحول موضوع ومعنا در شعر معاصر، شعری کہ زندگی است شامل ہیں۔(۲۱)

ڈاکٹر نجم الرشید (مدت ملازمت: ۲۰۰۰ء تا ۲۰۱۶ء)

ڈاکٹر نجم الرشید ۱۹۶۸ء میں دنگہ (گجرات) میں پیدا ہوئے۔ ایم۔اے فارسی پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ ۱۹۹۴ء میں بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ میں فارسی زبان و ادب کے انسٹرکٹر کے طور پر پڑھانا شروع کیا۔ ۱۹۹۶ء میں ڈاکٹریٹ کے لیے ایران گئے۔ ۲۰۰۰ء میں ایران سے واپس آ کر اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی میں تدریسی فرائض سنبھالے اور دوران ملازمت ہی سرطان کی بیماری کے باعث دنیا سے پردہ فرما گئے۔ ان کے آثار میں آموزش فارسی، مصدر نامہ و لغت نامہ نویسی، ایران میں برصغیر کے فارسی مطالعات (بہ اشتراک معین نظامی) شامل ہیں۔(۲۲)

ڈاکٹر سید محمد فرید (مدت ملازمت: ۲۰۰۱ء تا حال)

ڈاکٹر سید محمد فرید ۲۴ جولائی ۱۹۷۳ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم لاہور سے ہی حاصل کی۔ ۱۹۹۶ء میں ایم۔اے فارسی اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ ان کے والد ڈاکٹر اکرم اکرام شاہ فارسی کے بہت بڑے استاد تھے۔ اعلیٰ تعلیم ایران سے حاصل کی۔ ۲۰۰۱ء میں ایران سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی اور ۲۰۰۱ء میں ہی اورینٹل کالج میں تدریسی فرائض سنبھالے. اب مکمل پروفیسر کے طور پر اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ ان کے بہت سے تحقیقی مقالات شائع ہو چکے ہیں۔(۲۳)

ڈاکٹر شعیب احمد (مدت ملازمت: ۲۰۰۳ء تا حال)

ڈاکٹر شعیب احمد ۱۹۶۸ء میں دھریمہ سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دھریمہ اور سرگودھا سے حاصل کی۔ ایم۔اے، ایم۔فل اور پی، ایچ، ڈی فارسی کی ڈگری اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی۔ ۲۰۰۳ء میں اورئیٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی میں تدریس کا آغاز کیا۔ ان دنوں وہ بطور پروفیسر کے اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ہجویری چیئر کے صدر اور ڈائریکٹر مرکز مطالعات اقبال ہیں۔ اردو اور فارسی کے بہت اچھے شاعر اور اچھے مترجم، خوب صورت آرٹسٹ ہیں۔ ان کے علمی و ادبی سرمائے میں کلیات ایئم (بہ اشتراک فرید احمد مجددی)، سوغات (جدید ایرانی افسانوں کے تراجم)، شبیہ (طبع زاد افسانوں کا مجموعہ)، قوس قزح (تراجم) اور بہت سے مقالات شامل ہیں۔(۲۴)

ڈاکٹر محمد صابر (مدت ملازمت: ۲۰۰۵ء تا حال)

ڈاکٹر محمد صابر ۱۱ دسمبر ۱۹۷۳ء میں ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ڈیرہ غازی خان سے حاصل کرنے کے بعد ۱۹۹۵ء میں اورینٹل کالج سے ایم۔اے فارسی کیا۔ ۲۰۰۱ء میں ایران سے پی، ایچ،ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۲۰۰۵ء میں اورینٹل کالج میں فارسی کے مستقل لیکچرار ہوئے اور ان دنوں بطور پروفیسر شعبہ فارسی میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ کرسیٔ فردوسی کے صدر نشین اور ڈائریکٹر ادارہ تالیف و ترجمہ پنجاب یونیورسٹی ہیں۔ ان کے آثار میں آموزش فارسی، فارسی گفتاری، مصدر نامہ و لغت نامہ نویسی، کارنامہ عشق شامل ہیں۔ (۲۵)

ڈاکٹر احسان احمد (مدت ملازمت: ۲۰۱۴ء تا حال)

ڈاکٹر احسان احمد کا تعلق سرگودھا سے ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سرگودھا سے حاصل کی۔ ایم اے، ایم۔فل، پی، ایچ،ڈی فارسی کی ڈگری اورئنیٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج سے تدریس کا آغاز کیا۔ ۲۰۱۴ء میں اورینٹل کالج میں تدریسی فرائض سنبھالے اور ان دنوں بطور استاد و محقق و مترجم ان کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ ڈاکٹر احسان احمد بہت سے تحقیقی مقالات بھی لکھوا چکے ہیں۔ ماہ و منیر و خوب چہرہ تصحیح و تحقیق میلاد جعفر پور، ان کی ادبی کتاب ہے۔ (۲۶)

ڈاکٹر عظمی زرین نازیہ (مدت ملازمت: ۲۰۰۸ء تا حال)

ڈاکٹر عظمی زرین نازیہ کا تعلق لاہور سے ہے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ ایم۔اے فارسی، پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کیا۔ ۲۰۰۸ء میں شعبہ فارسی سے وابستہ ہوئیں۔ ان دنوں اورینٹل کالج میں بطور استاد فرائض سر انجام دے رہی ہیں۔ محقق، مترجمہ اور اردو اور فارسی کی شاعرہ اور ایران اکیڈمی آف لیٹرز کی ممبر بھی ہیں۔ ابیات فارسی سلطان باہو در نور الھدی و شرح اصطلاحات عرفانی ان کا ادبی سرمایہ ہے اور نوای زرین کے نام سے ان کی کتاب ایران سے چھپ چکی ہے۔ (۲۷)

ڈاکٹر شوکت حیات (مدت ملازمت: ۲۰۲۲ء تا حال)

ڈاکٹر شوکت حیات کا تعلق خوشاب سے ہے۔ انہوں زمانہ طالب علمی میں مختلف ایوارڈ حاصل کیے۔ ۲۰۰۳ء میں اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے فارسی کیا۔ ۲۰۱۷ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی یہیں سے لی۔ پراپرٹی بورڈ حکومت پاکستان میں چار سال انسپکٹر کے فرائض سر انجام دیے۔ ۲۰۰۹ء میں

گورنمنٹ دیال سنگھ کالج میں لیکچرار فارسی تعینات ہوئے۔ ۲۰۲۲ء میں اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے۔ اب تک تقریباً پچیس تحقیقی مقالات ملکی و بین الاقوامی رسائل و جرائد میں چھپ چکے ہیں۔ مجلس ترقی ادب اردو سے دو کتابیں چھپ چکی ہیں۔ ایرانی لوک کہانیاں (ترجمہ فارسی)، صبح خمار (ترجمہ ناول بامداد خمار)۔(۲۸)

ڈاکٹر نسیم الرحمان (مدت ملازمت: ۲۰۲۲ء تا حال)

ڈاکٹر صاحب کا قلمی نام نسیم عظیمی ہے۔ آپ ۱۹۷۹ء میں حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حجرہ شاہ مقیم، جی سی ساہیوال سے حاصل کی۔ ۲۰۰۶ء میں فارسی میں ایم۔ اے کی ڈگری لی۔ ۲۰۱۴ء میں اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ فل اور ۲۰۱۹ء میں جی۔ سی یو لاہور سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ ۲۰۰۶۔ ۲۰۲۲ء میں پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت اختیار کی۔ ۲۰۲۲ء سے بطور اسسٹنٹ پروفیسر فارسی پنجاب یونیورسٹی میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کو اردو اور فارسی شاعری سے بہت لگاؤ ہے۔ فارسی ادبیات میں تحقیق و تالیف کو شوق کے طور پر اپنا رکھا ہے۔ ۲۰۰۸ء میں انہیں حجرہ ادبی ایوارڈ بھی ملا۔ "تم سے تم تک" ۲۰۲۱ء میں ان کی شاعری کی کتاب منظر عام پر آچکی ہے۔ نہر الفصاحت (تصحیح و مقدمہ) تحقیقی کتاب ۲۰۱۵ء میں چھپی۔(۲۹)

نتیجہ گیری

مذکورہ بالا اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، شعبہ فارسی کے قابل احترام عظیم اساتذہ کرام کی علمی و ادبی خدمات کو ایک آرٹیکل میں سمونا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف تھا۔ حد درجہ کوشش کی گئی ہے ان کے مکمل کوائف اور شعبہ فارسی میں ان کی خدمات و تصانیف جو ہمارے لیے گراں قدر قیمتی سرمایہ اور باعث افتخار ہے، ان کو بیان کیا جاسکے۔ جو قارئین کے لیے سودمند ہوں گی۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، تاریخ اورینٹل کالج، (جدید اردو ٹائپ پریس، لاہور، ۱۹۶۲)، ۱۳۱۔ ۱۳۲۔

(۲) ایضاً، ۱۳۳۔ ۱۳۴۔

(۳) ایضاً، ۱۳۸۔ ۱۳۹۔

(۴) ایضاً، ۱۶۵۔ ۱۶۶۔

(۵) ایضاً،۱۷۲۔۱۷۹۔

(۶) ایضاً،۱۷۴۔۱۷۶۔

(۷) ڈاکٹر نسرین اختر،تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج،لاہور،(۱۹۶۳۔۲۰۰۱ء)، (سنگت پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۶ء)، ۲۴۳۔۲۴۴۔

(۸) ایضاً،۲۴۵۔

(۹) ایضاً۔۲۸۲۔۲۸۴

(۱۰) دانش نامہ ادب فارسی در شبہ قارہ، جلد چہارم، بخش یکم،(تہران،۱۳۸۰ھ ش)،۴۰۴۔

(۱۱) ڈاکٹر نسرین اختر،تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج،لاہور،۲۸۵۔۸۶۔

(۱۲) ناصح، محمد مہدی، گنج شایگان،(۱۳۷۴ھ ش)،۳۔

(۱۳) ڈاکٹر نسرین اختر،تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج،لاہور،۲۹۸۔۳۰۰۔

(۱۴) نسیم رضا،شرح احوال و آثار مرحوم استاد شیخ نوازش علی، مقالہ، فوق لیسانس،(۱۹۹۵۔۱۹۹۷ء)،۱۶۔۱۸۔

(۱۵) مصاحبہ از دکتر آفتاب اصغر، ۱۰ آوریل ۲۰۰۸ء۔

(۱۶) سلیم مظہر، دانشنامہ ادب فارسی در شبہ قارہ، بخش سوم، جلد چہارم،(۱۳۳۰ھ ش، تہران)،۲۳۸۱۔

(۱۷) رسولی، دانشنامہ ادب فارسی در شبہ قارہ۔ بخش سوم، جلد چہارم،(۱۳۸۰ھ ش، تہران)،۲۴۰۴

(۱۸) محمد اسلم اعوان، سہ ماہی مجلہ، شبیہ، جلد ۶۔۷،(۱۹۸۱۔۱۹۹۷ء)،۴۴۴

(19) Resume of Dr. Ghulam Moeen ud din Nizami) https:pu.edu.pk

(۲۰) فائزہ کرن، کتاب شناسی برجستہ فارسی، دانشگاہ پنجاب،(پایان نامہ دانشوری ۲۰۰۶ء،لاہور)،۲۷۴۔

(۲۱) ایضاً،۲۸۱۔

(۲۲) ایضاً،۲۶۶۔

(۲۳) ایضاً،۲۸۶۔

(۲۴) ایضاً،۲۸۷۔

(۲۵) ایضاً،۲۹۵۔

(۲۶) معرفی نامہ، گروہ زبان و ادبیات فارسی، دانشکدہ خاور شناسی، دانشگاہ پنجاب،(۲۰۰۸ء،لاہور)۱۔

(۲۷) ایضاً،۱۔

(۲۸) اقراء سلیم، مصاحبہ از ڈاکٹر شوکت حیات، یکم جنوری ۲۰۲۵ء۔

(۲۹) ایضاً۔

❖❖❖